ایمان کی سلامتی

30-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

Contents

دُرُودِ پاک کی فضیلت	104
بَیان سُننے کی نیتیں	105
اَصحابِ کہف کا واقعہ	106
سلامتیِ ایمان کی کوئی ضمانت نہیں...	108
اولادِ آدم کے طبقات	108
اصل کامیابی کیا ہے؟	109
جہنم کی ہولناکیاں	111
عزیزوں کے رُوپ میں ایمان پر ڈاکہ	112
ایمان پر موت آتی ہو تو آج آجائے!	113
جس کو بربادیِ ایمان کا خوف نہ ہو	114
ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا کا سبب	115
سَلبِ ایمان کی فکر	116
مجھے بس خاتمہ بالخیر کی فکر ہے	116
حفاظَتِ ایمان کی دعا دو!	117
ایمان کی حفاظت کیلئے تنہائی	117
رَبّ کی ناراضی والا کام نہ ہو جائے	118
نجات کیا ہے؟	119
یقینی نجات کے نسخے	119
(1)زبان کی حفاظت	120
ایک لفظ جہنم میں جھونک سکتا ہے	120
(2)بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا	121

(3)خطاؤں پر آنسو بہانا 123
دُنیوی سامان جائے پر ایمان نہ جائے 124
لباس پہننے کی سنتیں اور آداب 125

بیان: 5 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ **مصطفےٰ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ''نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ'' مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 . . . معجم اوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اوراِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"ایمان کی سلامتی"** اس بیان میں ہم سنیں گی کہ قرآن و حدیث میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے، ایک مسلمان کو ایمان کی سلامتی کے لئے کس قدر فکر مند رہنے کی ضرورت ہے، ہمارے بُزرگانِ دین ایمان کی حفاظت کیلئے کیسا جذبہ رکھتے تھے، انہیں سلبِ ایمان کا کتنا خوف لاحق رہتا تھا، آخرت میں کامیابی کے لئے کیا تدابیر (Remedies) اختیار کی جائیں اس کے علاوہ بعض ایسے امور کے بارے میں بھی

سنیں گی جو سلامتیِ ایمان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ آئیے! سب سے پہلے ان اصحابِ کہف کا قرآنی واقعہ سنتی ہیں جو اپنا ایمان بچانے کے لئے ایک غار میں پناہ گُزیں ہوئے : چنانچہ

اَصحابِ کہف کا واقعہ

قرآنِ کریم کے پارہ 15 سورۃُ الکہف کی آیت 9 میں ارشادِ خداوندی ہے :

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا(۹) (پ۱۵، الکھف: ۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان : کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

اصحابِ کہف یعنی غاروالوں کا واقعہ یہ ہے کہ کافی عرصہ پہلے (بحیرۂ عرب کے کنارے مُلکِ روم کی) زمین پر ''اُفْسُوس'' نامی شہر (City) آباد تھا، یہ شہر بادشاہ ''دقیانوس'' کی سلطنت میں آتا تھا۔ دقیانوس خود بھی غیر خدا کی پوجا کرتا تھا اور لوگوں کو بھی اس پر مجبور کرتا، جو انکار کرتا اس پر ظلم کرتا اور عبرت ناک سزا دیتا۔ اہلِ ایمان اس کے ظلم سے بچنے کے لئے چھپتے پھرتے اور اپنا ایمان بچاتے۔ اہلِ ایمان کے ایک معزز گروہ کو یہ خدشہ تھا کہ ایک نہ ایک دن دقیانوس ان تک پہنچ جائے گا اور انہیں غیر خدا کی پوجا پر مجبور کرے گا، اس خطرے کے پیشِ نظر انہوں نے یہ شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے چل پڑے، راستے میں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنا ایمان بچانے کے لئے شہر سے باہر جا رہا تھا، اس کے ساتھ ایک کُتّا بھی تھا، وہ چرواہا اور اس کا کُتّا بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ راستے میں موجود ایک غار کو انہوں نے اپنا ٹھکانہ (Abode) بنا لیا اور وہاں آرام کرنے کی خاطر لیٹ گئے، غار میں لیٹنے کے بعد اُن کے

ساتھ کئی عجیب و غریب واقعات ہوئے: (1) یہ لوگ غار میں تین سو نو(309) سال تک سوتے رہے۔ تین سو نو سال کے بعد جب اللہ پاک نے انہیں بیدار فرمایا تو نہ صرف ان کے بدن سلامت تھے بلکہ ان کے کپڑے، پیسے یہاں تک کہ ان کا کُتّا بھی سلامت تھا۔ (2) وہ غار میں سو رہے تھے لیکن اس طرح کہ کوئی انہیں دیکھتا تو بیدار گمان کرتا۔ (3) اللہ پاک کے حکم سے سُورج نکلتے وقت غار سے دائیں طرف ہوجاتا اور غروب ہوتے وقت بائیں طرف ہوجاتا تھا، اس طرح یہ نیک لوگ غار کے کھلے حصے میں لیٹنے کے باوجود سُورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔

دقیانوس کو جب یہ خبر پہنچی کہ چند لوگوں نے غیرِ خُدا کی پوجا سے بچنے کے لیے غار کو اپنا ٹھکانہ بنایا ہے تو اس نے حکم دیا کہ غار کے دہانے یا منہ پر ایک دیوار بنا دی جائے تاکہ وہ کبھی غار سے نکل نہ سکیں اور اس میں سسک سسک کر دم توڑ دیں۔ دقیانوس نے جسے دیوار تعمیر کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی وہ نیک آدمی تھا، وہ اس فیصلے کو بدلوا تو نہیں سکتا تھا لہٰذا اس نے غار کو اپنا ٹھکانہ بنانے والوں کے نام اور کچھ تفصیلات ایک تختی پر لکھ کر اسے صندوق (Box) میں رکھوایا اور اس صندوق کو دیوار کی بنیاد میں محفوظ کروادیا۔ پھر یہ اصحابِ کہف تین سو نو(309) سال کے بعد ایک نیک مومن بادشاہ کے دورِ حکومت میں اللہ پاک کے حکم سے بیدار ہوئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اصحابِ کہف کو اپنے ایمان کی

1 ... تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۱۹۸ تا ۲۰۳ ملخصا

حفاظت کی کس قدر فکر تھی کہ انہوں نے دقیانوس بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی غیرِ خُدا کی پوجا کی دعوت ٹھکرا دی اور اس کے ظلم و جبر سے بچنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے غار میں پناہ لی، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کا ان پر کرم ہوا، رحمتِ الٰہی ان کی طرف متوجہ ہوئی، تین صدیوں سے زیادہ عرصے تک وہ اللہ پاک کی حفظ و امان (Protection) میں رہے، بدلتے زمانے نے ان پر کوئی اثر نہ کیا، گویا ان کے حق میں وقت کا پہیہ رُک گیا، 309 سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے تو اسی طرح جوان، تر و تازہ اور زندگی سے بھرپور تھے اور یوں اللہ پاک نے انہیں اپنی عجیب نشانی قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلامتیِ ایمان کی کوئی ضمانت نہیں...

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت بنایا اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ ہم مسلمان ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی انتہائی قابلِ فکر بات ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت (Surety) نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گی، جس طرح بے شُمار غیر مسلم خُوش قسمتی سے مسلمان ہوجاتے ہیں اسی طرح کئی بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللہ اسلام سے پھر جانا بھی ثابت ہے، چُنانچہ

اولادِ آدم کے طبقات

ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، (1) ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، (2) بعض کافر پیدا ہوئے حالتِ کُفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے، (3) بعض مؤمِن پیدا ہوئے مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کُفر پر رخصت ہوئے اور (4) بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مؤمِن ہو کر مریں گے۔ [1]

اصل کامیابی کیا ہے؟

معلوم ہوا کہ اصل کامیابی صرف دُنیا میں مومن و مسلمان ہونا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مرتے دم بھی ایمان سلامت رکھنا اور قبر میں بھی اپنا ایمان سلامت لے جانا اصل کامیابی ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ یعنی ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔ [2]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کُفر پر مرے تو کُفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کافر رہا ہو۔ [3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنے ایمان پر صرف اور صرف خُوش ہونے کے بجائے، * اپنے ایمان پر شکرِ خدا بجالائیں، * اپنے ایمان پر زندگی

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی...الخ، ۴/ ۸۱، حدیث: ۲۱۹۸

2... مسلم، کتاب الجنة وصفة...الخ، باب الامر بحسن الظن...الخ، ص۱۱۷۸، حدیث: ۷۲۳۲

3... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۵۳

بھر ثابت قدم رہنے کی دُعائیں مانگیں، *اپنے ایمان کی حفاظت و مضبوطی کے لئے علمِ دین بالخصوص ایمانیات و کُفریات کا ضروری علم سیکھیں، *اپنے ایمان کو علمِ دین کی روشنی میں شیطان سے بچائیں، *اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے بُروں کی صحبت سے دُور رہیں، *اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے زبان کو قینچی کی طرح چلانے کے بجائے اسے ذکرو دُرود اور صرف ضروری باتوں کے لئے استعمال کریں، *اپنے ایمان کو کُفر کے تمام خطرات سے بچائیں، *اپنے ایمان کو ایمان ضائع کرنے والے تمام کاموں سے بچائیں، *اپنے ایمان پر آخری دم تک استقامت کے لئے نماز و روزے اور شریعت کی پابندی کریں، *اپنے ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب کی رضا والے کام کرتی رہیں، *اپنے ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی و نافرمانی سے ہر دم بچتی رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بارہا دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے والوں کو اسلام ہی کے نُور میں رہنے، کُفر کی تاریکیوں سے بچنے اور کُفر سے ہمیشہ بیزار رہنے کی ترغیب دلائی، چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس (Sweetness) پالے گا(1) جس کے نزدیک اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) جو کسی بندے سے مَحبّت کرے اور اس کی مَحبّت صرف اللہ پاک کے لئے ہو اور (3) وہ

جو کُفر سے نکالے جانے کے بعد کُفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ [1]

جہنم کی ہولناکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس بد نصیب کا کُفر پر خاتمہ ہوا اسے عذابِ قبر میں تو گرفتار ہونا ہے اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھی جانا پڑے گا اور جہنم کی ہولناکیاں بڑی سخت ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہنم کی ہولناکیاں بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

* حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قسم کھا کر عرض کی: کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر (سوراخ) کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور * قسم کھا کر کہا: کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ (یعنی محافظ و نگران) اہلِ دُنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہیبت (Horror) سے مر جائیں اور * اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔

* یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خُدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے، مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف...الخ، ص ۴۷، حدیث: ۱۶۵

ہے۔ *اُس (جہنّم) میں مختلف طبقات ووَادیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے، یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سَرزَنِش کے لیے اَور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، *لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہوکر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، *کفّار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک عَلَیْہِ السَّلَام داروغۂ جہنم (جہنم کے محافظ) کو پکاریں گے کہ اے مالک (عَلَیْہِ السَّلَام)! تیرا رَبّ ہمارا قصہ تمام کردے، مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے! ہزار برس تک رَبُّ العزّت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہوجاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! *اُس وقت کفّار ہر قسم کی خیر سے نااُمید ہو جائیں گے اور *گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے، *ابتداءً آنسو نکلے گا، *جب آنسو ختم ہوجائیں گے تو خون روئیں گے، *روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، *رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)۔ (1)

عزیزوں کے رُوپ میں ایمان پر ڈاکہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں دُنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے

1... بہارِ شریعت، ۱/۱۶۵ تا ۱۶۹، حصہ: ۱ ملتقطا

کیلئے سخت دشوار گھاٹیوں سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں **معلوم** کہ خاتمہ کیسا ہوگا! یاد رکھئے! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استِعمال کرتا ہے حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالتا ہے اور کبھی مرنے والے کے سامنے نزع کے وقت اس کے پیاروں کی صُورت اپنا کر آتا ہے اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی کوشش کرکے مرنے والے کو یہودی یا نصرانی مذہب اختیار کرنے کا کہتا ہے تو کبھی ایمان چھیننے کی کوئی اور چال چلتا ہے۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہوتا ہے کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم و اِحسان ہو وُہی کامیاب و کامران ہوتا ہے اور اسی کا ایمان سلامت رہتا ہے۔ جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 83 پر فرماتے ہیں: دمِ نَزع (یعنی نَزع کے وقت) دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (ہو کر دُنیا سے) گیا تُو بھی نصرانی ہو جا کہ نصاریٰ وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ (1)

ایمان پر موت آتی ہو تو آج آجائے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے والا معاملہ انتہائی تشویشناک ہے، کاش! ہم سب کو ایمان کی حفاظت کے جذبے پر استقامت

1 . . . فتاوی رضویہ، ۹/۸۳

مل جائے۔ صد کروڑ کاش! عافیت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دُنیا میں آسان زندگی گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصِل ہوجائے۔

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اگر ایمان پر موت میرے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور شہادت عمارت کے صدر دروازہ پر منتظر ہو تو شہادت اگرچِہ اعلیٰ دَرَجہ کی سَعادت ہے مگر میں کمرہ کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کرلوں گا کہ کیا معلوم عمارت کے صدر دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے اور میں ایمان پر ملنے والی موت کے شَرَف سے ہی محروم ہوجاؤں۔ [1]

جس کو بربادیِ ایمان کا خوف نہ ہو

بہر حال ہمیں ہر دم اللہ پاک کے دربارِ کرم سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رکھنی چاہئے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعاملے میں غفلت مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعاملہ ایمان کا ہے کہ ایمان کی حفاظت سے بے فکری اور ایمان چھن جانے سے بے خوفی سَراسَر نقصان دہ ہے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ [2]

معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت سے غفلت سراسر نقصان دہ ہے لہٰذا ہمیں ہر دم

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۲۱۱/۴

2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے اسے راضی کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہیے۔ آیئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے بارے میں ایک رقّت انگیز واقعہ سنتی ہیں:

ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا کا سبب

حضرت عبدُ اللہ مؤذن رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا ہے، "یا اللہ! مجھے دُنیا سے مسلمان رخصت کرنا" میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا: میرے دو بھائی تھے۔ میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بلامعاوضہ اَذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآن پاک مانگا، ہم نے اسے دیا تاکہ وہ اس سے برکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: تم سب گواہ ہوجاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری (Displeasure) ظاہر کرتا ہوں اور نصرانی (یعنی عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں (مَعَاذَ اللہ) چُنانچہ وہ کُفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت میں نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کی خفیہ تدبیر سے ہمیں ہر دم ڈرتے رہنا چاہیے اور کہیں کوئی گناہ ہماری بربادی اور تباہی کا سبب

---

1 ... الروض الفائق، المجلس الثانی، ص۱۴

نہ بن جائے، اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بھی بچتی رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ایمان کی سلامتی و حفاظت کی اَہمیّت کے بارے میں سُن رہی تھیں، اے کاش! ہمیں ایمان کی حفاظت کیلئے بُزرگانِ دین جیسی سوچ اور کُڑھن نصیب ہوجائے، اللہ کے نیک بندے ایمان چھن جانے کے خوف سے بے حد پریشان رہا کرتے تھے، آئیے! اس سے مُتَعلِّق چند واقعات سنتی ہیں: چُنانچہ

سَلْبِ ایمان کی فکر

حضرت یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے ایک تنکا (Straw) اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔ [1]

مجھے بس خاتمہ بالخیر کی فکر ہے

حُجَّۃُ الاسلام، حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انہی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور چِلّانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: یا سیِّدی! گھبرائیے نہیں، اللہ پاک کی رَحمت

1 . . . منہاج العابدین، الباب الخامس، العقبۃ الخامسۃ، الاصل الثالث فی ذکر ماوعد . . . الخ، ص ۱۶۹

پر نظر رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے اگر ایمان پر خاتمے کی ضَمانت مل جائے تو پھر مجھے اِس بات کی پروا نہیں اگرچہ پہاڑوں (Mountains) کے برابر گناہوں کے ساتھ اللہ پاک سے ملاقات کروں۔ [1]

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

حفاظَتِ ایمان کی دعا دو!

حضرت ابن ابو جمیلہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رَجا بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: اے ابومِقدام! اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعا دو۔ [2]

ایمان کی حفاظت کیلئے تنہائی

قُوتُ القلوب میں ہے: ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔ [3]

1...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۲۱۱/۴

2...حلیۃ الاولیاء، رجاء بن حیوۃ، ۱۹۶/۵، رقم: ۶۸۰۹

3...قوت القلوب، الفصل الثانی الثلاثون، شرح مقامات الیقین...الخ، ۳۸۸/۱ ملخصا

رَبّ کی ناراضی والا کام نہ ہوجائے

حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: جس شخص کی کشتی (Boat) دریا کے درمیان جا کر ٹوٹ جائے، اس کے تختے بکھر جائیں اور ہر شخص ہچکولے کھاتے تختوں پر نظر آئے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ عرض کی گئی: بے حد پریشان کُن۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا بھی یہی حال ہے۔

ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسے دل گرفتہ ہوئے کہ کئی سال تک نہ ہنسے۔ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایسے دیکھتے جیسے کوئی قیدِ تنہائی میں ہے اور اسے سزائے موت سنائی جانے والی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس غم و حزن کا سبب دریافت کیا گیا کہ آپ اتنی عبادت و ریاضت اور مجاہدات کے باوجود فکرمند کیوں رہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ہر وقت یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوجائے جس کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہوجائے اور وہ فرمادے کہ تم جو چاہے کرو مگر میری رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوگی۔ بس اسی وجہ سے میں اپنی جان پگھلا رہا ہوں۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کو اس بات کا ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہم سے ہمارا ایمان نہ چھن جائے، *اولیاءُ اللہ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں اور باتوں سے بچا کرتے تھے، *اولیاءُ اللہ دوسروں سے بھی ایمان پر خاتمے کی دُعا کا کہا کرتے تھے، *اولیاءُ اللہ حفاظتِ

1... کیمیائے سعادت، رکن چہارم: منجیات، فصل اسباب سؤ خاتمت، ۲/۸۳۲

ایمان کے لئے آنسو بہایا کرتے تھے، *اولیاءُ اللہ حفاظتِ ایمان کے لئے غیر ضروری میل جول سے بچا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، فُضُول و غیر ضروری میل جول سے بچیں، نیکیوں کا شوق اپنے دل میں پیدا کریں، اپنے گناہوں پر آنسو بہائیں اور گناہوں سے سچی توبہ کریں، اللہ پاک سے دُنیا و آخرت میں عافیت و نجات کی دُعا کریں اور اس کے لئے عملی کوششیں بھی جاری رکھیں۔ آئیے! یقینی نجات کے بارے میں ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں:

نجات کیا ہے؟

حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: **اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيئَتِكَ** یعنی (1) اپنی زبان کو روکے رکھو، (2) تمہیں تمہارا گھر کافی ہو (بلاضرورت گھر سے نہ نکلو) اور (3) اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا: خُوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور اپنے گھر کو وسیع کیا اور اپنے گناہ پر رویا۔[2]

یقینی نجات کے نسخے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں نجات کے تین نسخے ارشاد فرمائے گئے، (1) زبان کی حفاظت (2) بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا (3) خطاؤں پر آنسو بہانا۔ آئیے ان تینوں کی کچھ اَہمیت و وضاحت سنتی ہیں: چنانچہ

1...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴

2...معجم اوسط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۳۴۰

(1) زبان کی حفاظت

حدیثِ پاک میں نجات کا پہلا نسخہ یہ بیان کیا گیا کہ **اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ** یعنی زبان کو روکے رکھ، یاد رکھئے! زبان کی حفاظت کا ہر گز ہر گز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے لب سی لے اور ایک لفظ بھی زبان پر نہ لائے بلکہ زبان کی حفاظت کا مطلب وہی ہے جو ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ہی بہت واضح اور آسان انداز میں بیان فرمایا ہے: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ** یعنی جو اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ [1]

معلوم ہوا کہ زبان نیک باتوں اور ضرورتاً دُنیاوی جائز باتوں کیلئے استعمال کی جاسکتی ہے، البتہ فُضُول اور بیہودہ قسم کی باتوں سے تو مکمل پرہیز ہی کرنا چاہئے مگر بدقسمتی سے آج کل زبان کی حفاظت کرنے اور فُضُول گوئی بلکہ بیہودہ باتوں سے بھی بچنے کا رُجحان بہت کم ہوچکا ہے، ہماری اکثریّت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا! افسوس! اللہ پاک کی ناراضی کا احساس کم ہوگیا ہے۔ آئیے! زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اَہمیّت کے بارے میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنائیے: چنانچہ

ایک لفظ جہنم میں جھونک سکتا ہے

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی اللہ پاک کی خُوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار... الخ، ص۴۸، حدیث: ۱۷۳

انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ پاک اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہُت سے دَرَجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا، اِس بات کی وجہ سے جہنّم میں گرتا ہے۔[1] ایک رِوایت میں ہے کہ مشرِق و مغرِب کے درمیان جو فاصِلہ (Distance) ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنّم میں گرتا ہے۔[2]

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حَشْر پھنسا دے　　اللہ زَباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نجات کا دوسرا نُسخہ حدیثِ پاک میں یہ بیان کیا گیا کہ **وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ** تمہیں تمہارا گھر کافی ہو یعنی اپنے گھر میں رہو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی بھی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکلنا، گھر سے باہر ایک قدم بھی نکالا تو نجات سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

* بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ *لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ * گھر سے نہ گھبراؤ *اپنے گھر کی خلوت (تنہائی) کو غنیمت جانو کہ اس میں صدہا آفتوں سے امان

1...بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۸

2...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۱۹، حدیث: ۸۹۳۱

(نجات) ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرنا، گھر میں رہنا، رَبّ کی عطا پر قناعت کرنا اور موت تک اس پر قائم رہنا امان (نجات) کی چابی ہے۔[1]

معلوم ہوا کہ بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا نجات کے ساتھ ساتھ بے حد مفید اور بہت سی آفتوں سے حفاظت کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گھر میں ہی گزاریں، سخت مجبوری کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں، آج کل بہت سی خواتین باہر گھومنے پھرنے، بازاروں کے چکر لگانے کی شوقین ہوتی ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ گھر میں رہیں کہ اسی میں ہماری عافیت اور سلامتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بُری صحبتوں سے بھی ہر دم بچتی رہیں، یاد رکھیں! بُری صُحبت ایمان کیلئے بہت خطرناک ہے مگر افسوس! ہم بُری سہیلیوں سے باز نہیں آتیں، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتیں، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتیں۔ آہ! بُری صحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایمان کی حفاظت کی اگرچہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُری صحبت چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہِمّت نہیں۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔[2]

صحبت بہر حال اثر دکھاتی ہے، اچھوں کی صحبت دُنیا و آخرت میں خُوش بختی کا سبب بنتی ہے اور بُروں کی دوستی دُنیا و آخرت میں بد بختی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ

1...مرآۃ المناجیح، ۶/۴۶۴ مفہوماً

2...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴

حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا : یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر اُن جیسے اَعمال نہیں کر سکتا؟ فرمایا : اے ابوذر! تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں محبت ہے۔ میں نے عرض کی : میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا : اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہی رہو گے۔[1]

حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں : یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں۔[2]

معلوم ہوا کہ ہمیں اچھی صحبت اختیار کرنی چاہیے، اچھی صحبت دُنیا میں بھی فائدہ مند اور آخرت میں بھی سرخروئی کا باعث ہے جبکہ بُرے لوگوں اور بدمذہبوں کی صحبت صاحبِ ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) خطاؤں پر آنسو بہانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حدیثِ پاک میں نجات کا تیسرا نسخہ یہ بیان کیا گیا کہ **وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ** یعنی اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے گناہوں کو یاد کرکے ان پر ندامت کے آنسو بہائیں اور اللہ پاک سے توبہ و استغفار کریں۔

1 ...ابوداود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل، ۴/۴۲۹، حدیث : ۵۱۲۶

2 ...مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۹

بد قسمتی سے آج کل ہم روتی تو ہیں بلکہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہیں مگر خطاؤں پر یا خوفِ خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی قسم کا مالی یا جانی نقصان وغیرہ ہوجانے پر روتی ہیں جبکہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے نزدیک دُنیا کی مَحَبَّت یا مال کے رُخصت ہوجانے پر رونا قابلِ تعریف نہیں تھا۔ بلکہ ان حضرات کے نزدیک خوفِ خدا میں رونا، عشقِ مصطفےٰ میں آنسو بہانا، گناہوں پر اشکباری (Weeping) کرنا اور ایمان کے چھن جانے کے ڈر سے گریہ وزاری کرنا قابلِ تعریف تھا۔ جیساکہ

دُنیوی سامان جائے پر ایمان نہ جائے

حضرت عبدُاللہ تُستری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کسی نے شکایت کے طور پر عرض کی: حضور چور میرے گھر سے تمام مال چرا کر لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہارے دل میں داخل ہوکر ایمان لے جاتا تو پھر تم کیا کرتے؟[1]

اے کاش! ہم بھی بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے *خوفِ خدا سے روئیں، *ایمان پر خاتمے کیلئے روئیں، بُرے خاتمے کے خوف سے آنسو بہائیں، *یادِ خدا میں آہ وزاری کریں، *عشقِ مصطفےٰ میں پلکیں بھگوئیں، *مدینے کی یاد میں تڑپیں، *جَنَّتُ الْبَقِیْع کی طلب میں گریہ وزاری کریں، *قیامت کی گھبراہٹ سے بچنے کیلئے آنکھیں نَم کریں، *پل صراط سے بآسانی گُزر ہوجائے اس لئے روئیں، *میزانِ عمل پر نیکیوں کا پلڑا وزن دار ہوجائے اس لئے گڑگڑائیں، *بلکہ بے حساب بخشے جانے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر آنکھیں سُجائیں، *اپنی خطاؤں پر آنسو بہا بہا کر

1 ... کیمیائے سعادت، رکن چھارم: منجیات، فصل بر بلا نیز شکر باید کرد، ۸۰۵/۲

گناہوں کی معافی اور سچی توبہ کی بھیک طلب کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: *جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔[2] حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[3]

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔۔۔الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

*جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ [1] *جو باوُجُودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ [2] *لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ *پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، *اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے، مردمردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ **اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

2 ...ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸